Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

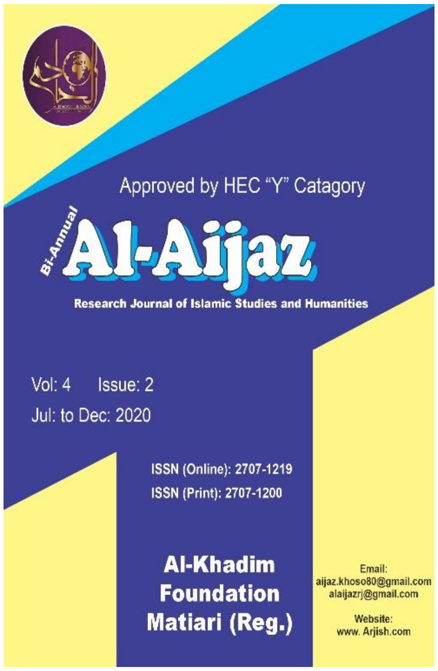

TOPIC:

An analytical study of contemporary selected translations of the Holy Quran in Pashto Language of Ulma Khyber Pakhtunkhwa.

AUTHORS:
1. Aftab Ahmad, Ph.D Scholar, Department of Islamic & Religious affairs, University of Malakand.
Email: aftab.ouch@gmail.com
2. Najmul Hassan, Assistant Professor, Department of Islamic & Religious affairs, University of Malakand.
Email: najmulh639@gmail.com

How to cite:
Ahmad, A., & Hassan, N. (2020). U-10 An analytical study of contemporary selected translations of the Holy Quran in Pashto Language of Ulma Khyber Pakhtunkhwa. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities* , *4*(2), 152-168.
https://doi.org/10.53575/u10.v4.02(20).152-168

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/153

QR Code

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 152-168

Published online: 2020-12-06

پشتو زبان میں علماء خیبر پختونخوا کے جدید منتخب تفاسیر کے مناہج کا ایک تجزیاتی مطالعہ

An analytical study of contemporary selected translations of the Holy Quran in Pashto Language of Ulma Khyber Pakhtunkhwa.

Aftab Ahmad*
Najmul Hassan**

Abstract
Since Quran, being the words of Allah the almighty ,has been bestowed in Arabic Language, but his followers have different languages. Pukhtoon Society, who's non-Arab converted to Islam and play their part in transferring themes of the Qur'an into their mother tongue Pahsto. Partial translations of the Qur'an were made as early as the first half of the 17th century AD in Pashto. It seems unlikely that Pathan had no contact with the Qur'an before this date. Keeping in view the importance of translation in Pashto language of the Holy Quran, it has attracted the attention of various scholars and researchers. The following research paper aims at exploring the contribution of the Ulema of Khyber Pakhtunkhwa in this connection .For this purpose Six nominated scripts have been selected to point out the importance of published Pashto translations of the Qur'an and their brief study. Analysis includes methodology of the translator, his command over the Arabic language and his awareness of the necessary sciences compulsory for a translator of the Qur'an.
Keywords: Khyber Pakhtunkhwa, Scholars, translations, Ulma etc.

تعارف واہمیت: (Introduction and Importance)

قرآن قیامت تک انسانوں کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ یہ تمام دنیا کے انسانوں پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے جس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہوسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور احسان ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: لقد من الله على المؤمنين إذ بعث فيهم رسولا من أنفسهم يتلو عليهم آيته ويزكيهم ويعلمهم الكتٰب والحكمة وإن كانوا من قبل لفي ضلال مبين[1] ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں پاک صاف بنائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، جب کہ یہ لوگ اس سے پہلے یقینا کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔"

قرآن نہ صرف دنیا وآخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے بلکہ اقوام عالم کی تنزلی کا سامان بھی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواما، ويضع به آخرين[2] ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعے بعض اقوام کو بلند کرتا ہے اور بعض کو پست وذلیل۔ قرآن کے بے شمار فوائد وبرکات سے کوئی شخص اس وقت مستفید ہوسکتا ہے جب وہ اس قرآن کا فہم حاصل کریں۔ اور یہ تب ممکن ہے جب ہم قرآن کے زبان، معانی، طرز استدلال، طرز خطاب، معجزانہ اسلوب سے واقفیت حاصل کریں۔ جسے علم تفسیر سے منسوب کیا جاتا ہے۔

تفسیر کی لغوی واصطلاحی معنی: (Lexical and Terminological definition of Tafsir)

تفسیر باب تفعیل سے مصدر ہے۔ جس کا معنی واضح کرنا اور کھول کر بیان کرنا ہے۔[3] امام راغب اصفہانی تفسیر کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے

* Ph.D Scholar, Department of Islamic & Religious affairs, University of Malakand.
Email:aftab.ouch@gmail.com
** Assistant Professor, Department of Islamic & Religious affairs, University of Malakand.
Email:najmulh639@gmail.com

ہے۔"الفسر اظهار المنعی المعقول منه"یعنی فسر معقول معنی کو ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے۔[4]

علامہ زرقانی تفسیر کی اصطلاحی تعریف یوں بیان کرتے ہے۔:والتفسیر فی الاصطلاحی علم یبحث فیه عن القرآن الكريم من حيث دلالته على مراد الله تعالیٰ بقدر الطاقة البشرية[5] **تفسیر وہ علم ہے جس میں انسانی طاقت کے بقدر اللہ تعالیٰ کی مراد سمجھنے سے بحث کی جاتی ہے۔امام زرکشی کے نزدیک**:التفسير علم يعرف به فهم كتاب الله المنزل على نبيه محمد ﷺ وبيان معانيه واستخراج احكامه وحكمه[6]ترجمہ: **علم تفسیر وہ علم ہے جس سے قرآن مجید کی سمجھ حاصل ہو اور اس کے معانی کی وضاحت اور اس کے احکام اور حکمتوں کااستنباط کیاجاتاہو۔**

تفسیر کی اقسام:(Types of Tafsir)

تفسیر کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں۔

تفسیر بالماثور: ماثور کالفظ اثر سے ہے۔اور اس کی جمع آثار ہے۔اس کے معنیٰ قدم کے نشان، روایت اور قول کے بھی ہیں۔اس طرح ماثور کے معنیٰ اسلاف سے منقول اور مروی اقوال ہیں۔کسی آیت کا معنیٰ و مفہوم اگر قرآن کی کسی آیت سے واضح ہوتاہوں یا رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی نیز صحابہ وتابعین کے اقوال وآثار سے اس پر روشنی پڑتی ہوں۔مثلاناسخ و منسوخ، اسباب نزول اور آیات کے کئی مقاصد جو صحابہ اور تابعین سے منقول ہوں۔تو اس کو تفسیر بالماثور، تفسیر منقول یا تفسیر بالروایت کہلاتی ہیں۔[7]

تفسیر بالرائے: تفسیر کی دوسری قسم ہے جو رائے اور درایت یعنی عقل وفہم پر مشتمل ہوتی ہے۔**امام زرقانی تفسیر بالرائے کی تعریف اس طرح کرتے ہے۔**"المراد بالرای هنا الاجتهاد"**یعنی تفسیر بالرائے سے مراد اصطلاح میں اجتہاد ہے۔**[8]**علامہ ذہبیؒ سے تفسیر بالرائے کی تعریف یہ نقل ہے۔**"هوالتفسير الذى يعتمد المصنف فيه على فهم الخاص فى بيان المعنى اوبيان اسرار وحكم الايات وعللها اوالربط بين السورة والايات وبيان مزاياها وفوائدها،او يهتم باستخراج الادلة التى تثبت اصابةالمذهب الذى ينتمى اليها"[9] **یعنی یہ تفسیر کی وہ قسم ہے جس میں مصنف فہم الخاص پر اعتماد کرتا ہے۔ معنی بیان، بیان اسرار، آیات کا حکم اور علت، سورۃ اور آیات کے درمیان ربط،ان ممیزات اور فوائد کا بیان، یادلائل کے استخراج پر جس پر کسی مذہب کا اثبات ہوتا ہے۔ تفسیر بالرائے کی مزید دو اقسام ہیں۔ تفسیر بالرائے محمود اور تفسیر بالرائے مذموم۔**

برصغیر میں علم تفسیر کاابتداءوارتقاء:(Evolution of Tafsir in sub- continent)

برصغیر پاک وہند میں قرآن فہمی کو عام کرنے کا سہرا شاہ ولی اللہؒ کاخاندان ہے۔آپ نے پہلی مرتبہ "فتح الرحمن" کے نام سے قرآن مجید کافارسی ترجمہ کیا۔جس کی ابتداء میں کافی مخالفت ہوئی،تاہم بعد میں یہ روش عام ہوتی چلی گئی اور اس کے بعد برصغیر میں اردو تفسیر نگاری کا روشن دور تیرہویں صدی ہجری کے آغاز سے شروع ہوا۔جب آپ کے صاحبزادے شاہ رفیع الدینؒ نے قرآن مجید کا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔پندرہ سال بعد آپ کے بھائی شاہ عبدالقادرؒ نے اردو میں "تفسیر موضح القرآن" لکھی۔[10]قرآن مجید کی تراجم وتفاسیر میں فارسی اور ترکی سرفہرست نظر آتے ہیں۔البتہ مشرقی زبانوں میں اردو وہ زبان ہے جن میں تفاسیر قرآن پر سب سے زیادہ کام کیا گیا۔[11]

قرآن مجید کی ابتدائی پشتو تفاسیر:(Early PashtoTafsir's)

برصغیر کی دیگر زبانوں کی طرح پشتو زبان میں بھی تفاسیر پر بہت زیادہ کام کیا گیاہے۔پشتو یا پختو ایک مشرقی ایرانی زبان ہے ،جو کہ

دنیاکے قدیم زبانوں میں سے ایک ہے۔ جس کے بولنے والے افغانستان اور پاکستان میں اکثریت سے موجود ہیں۔افغانستان کی سرکاری اور قومی زبان کی حیثیت سے اسے بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے۔[12] پشتو زبان چھ ہزار سال پرانی ہے۔اس قوم کے لئے پشتون سب سے پہلے چودہ سو قبل مسیح میں استعمال ہوا ہے۔[13] پشتو زبان پہلے دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی تھی۔تاہم محمود غزنوی کے زمانے میں قاضی سیف اللہ نے پشتو کو عربی رسم الخط میں لکھنے کا آغاز کیا۔اب اس زبان کا رسم الخط عربی جیسا ہے۔البتہ اس کے حروف تہجی میں بارہ حروف زیادہ ہے۔[14] پشتو زبان کی تاریخ دیکھی جائے تو پشتو زبان میں دینی مباحث پر مبنی کئی قدیم کتب کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن بد قسمتی سے ان میں سے اکثر قدیم کتب ہم تک نہ پہنچ سکے۔[15] پشتو نثر کی ابتداء سلیمان ماکو کے "تذکرۃ الیاء" سے ہوئی۔ محقق زلمے ہیواد مل کے مطابق پشتو زبان میں قرآن مجید کے جزوی تراجم وتفاسیر کا ثبوت گیارہویں صدی عیسوی سے ہوئی۔ بارہویں صدی میں اس میں مزید اضافہ ہوا۔[16] بقول محمد ادریس پشتو زبان میں سب سے پہلے تفسیر مولانا مراد علی کی تفسیر یسیر جو(1292ھ/1867ء) میں شائع ہوئی،جب کہ بعض کے نزدیک مولانا رکن الدینؒ کی تفسیر افضلیہ(1184ھ/1759ء) پشتو کی اولین تفسیر ہے۔ان دو تفاسیر کے علاوہ مخزن تفاسیر از مولانا الیاس کوچیائیؒ، ترجمہ قرآن(1381ھ/1956ء)ازمولانا عبدالحق داربنگیؒ، تفسیر تیسیر قاضی عبدالطیفؒ گالوچ، تفسیر تبیان القرآن(1376ھ/1951ء) مولانا عبدالشکورؒ، تفسیر بے نظیر مولانا فضل ودودؒ، تفسیر حبیبیؒ(1395ھ/1975ء) مولانا حبیب الرحمن رستمیؒ، تفسیر کشاف القرآن (1386ھ/1961ء) حافظ محمد ادریسؒ، تفسیر افضل التراجم بلغۃالاعاجم(1407ھ/1987ء) شیخ افضل خان شاہ پوریؒ، آسان تفسیر از ڈاکٹر سید سعید اللہ جانؒ مازارہ پشتو کے مشہور تفاسیر ہیں۔ان کے علاوہ اور بھی بہت سے تفاسیر انیسویں اور بیسویں صدی میں لکھی گئی۔تاہم یہاں پر پشتو زبان میں پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے متاخرین علماء نے جو تفسیری کاوشیں کی ہے ان کا تجزیاتی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ان کا تعارفی اور تحلیلی جائزہ اس تحقیق کا ایک اہم پہلو ہے۔تاکہ ان تفاسیر کی خوبیاں اور بعض پہلو میں علمی تشنگی کی نشاندہی ہو جائے۔

1۔ تفسیر احسن الکلام از شیخ عبدالسلام رستمیؒ(م2014ء):

تعارف اور منہج:(Introduction and Methodology)

مولانا سید عبد السلام بن مولانا سید عبدالروفؒ قصبہ رستم ضلع مردان میں 1356ھ/1938ء کو پیدا ہوئے۔ابتدائی علوم مولانا عبدالرب صاحب شہباز گڑھی، مولانا عبد الرزاق صاحب صوابی، مولانا محب اللہ صاحب کوہستانی،اور مولانا میاں گل جان صاحب سے حاصل کئے۔(1382ھ/1957ء) میں مولانا فضل قدیم، مولانا عبدالشکور کیمبلپوری، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمان کیمبل پوریؒ سے جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں دورہ حدیث کی تکمیل کی۔آپ کے تصانیف میں مختصر تفسیر القرآن الکریم پشتو، تنشیط الاذھان فی اصول القرآن عربی، البرھان فی حل مشکلات القرآن، الدرر المنظومات فی ربط السور والایات اور تفسیر احسن الکلام شامل ہیں۔[17]

یہ تفسیر نو جلدوں پر مشتمل ہے۔ مصنف چونکہ قرآن کریم کے جید مفسر اور ماہر عالم تھے اس لئے آپؒ نے قرآن فہمی کے سلسلے میں پشتو زبان میں تفسیر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس موضوع پر ایک علمی تفسیر لکھی۔ جسے مکتبہ دار لتفسیر جامعہ عربیہ پشاور نے(1415ھ/1995ء) کو شائع کیا۔یہ تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے کا مجموعہ ہیں۔یہ تفسیر عوام وخواص دونوں کے لئے مفید ہیں۔کیونکہ اس تفسیر میں علمی اشارات اور عربی مشکل الفاظ کی مناسب تشریح ذکر ہے۔ مصنف نے تفصیلی مقدمہ لکھ کر اپنی تفسیر کا منہج، خصوصیات اور اصول ذکر کئے ہیں۔[18] جو درجہ ذیل ہیں۔

قرآن کریم کی سورتیں اور آیتیں ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہوتی ہیں۔ مفسر یہ ربط بیان کرتے ہیں۔ مفسر کے نزدیک قرآن فہمی کے لئے یہ امر بہت ضروری ہے۔اس لئے آپؒ نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب بھی لکھی ہے جو مخ القرآن کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ مثلا سورۃ بقرۃ کا سورۃ فاتحہ کے ساتھ ربط کئی وجوہات کی بنا پر ہیں، اول یہ کہ سورۃ فاتحہ اجمال ہے اور سورۃ بقرۃ اس کی تفصیل ہیں۔ دوم سورۃ فاتحہ میں الحمد للہ ذکر ہوا تو سورۃ بقرۃ میں اسماء حسنیٰ اور اللہ تعالیٰ کی صفات (خالقیت اور ربوبیت) ذکر ہوئے ہے، سوم سورۃ فاتحہ میں تین قسم لوگوں کا ذکر ہے۔ تو سورۃ بقرۃ کے ابتداء میں ان لوگوں کے حالات اور صفات ذکر ہیں۔[19]

مصنف ہر سورۃ کے دیگر اسماء کو ذکر کرتے ہوئے ان میں سے بعض کی وجہ تسمیہ بھی بیان کرتے ہیں۔ جیسے سورۃ بقرۃ کے دیگر نام لکھے ہیں: فسطاط القرآن، سنام القرآن، زهراء وغیرہ۔ سورۃ بقرۃ کے یہ نام نقل سے ثابت ہیں۔ اور ہر ایک نام کی وجہ تسمیہ بھی بیان کیا ہیں۔ مثلا زھراء کے معنی چمک دھمک کے ہے۔ تو یہ سورت چونکہ قیامت کے دن چمکتی ہوگی۔ اس لئے اسے سورۃ الزھراء بھی کہتے ہیں۔[20] اس تفسیر میں ہر سورت کے ابتداء میں خلاصہ سورت بھی ذکر ہیں۔ مثلا سورۃ ابراہیم کے ذیل میں لکھا ہے۔ کہ یہ سورت پانچ ابواب میں منقسم ہیں۔ باب اول آیت آٹھ تک جس میں تبلیغ پر تشجیع اور ظالموں کو ظلم سے روکنا، پھر اس کے بعد دلائل عقلی مختصر طور پر ذکر ہیں۔ باب دوم میں صفات قبیحہ پر زجر ہیں۔ باب سوم میں دعویٰ سورت پر تاکید ذکر ہے۔[21]

ویسے تو ایک سورت میں بے شمار مضامین ذکر ہوتے ہیں، جن میں قصص، امثال، بشارات، تخویفات، وغیرہ لیکن یہ تمام ایک مقصد کی تائید کے لئے ہوتے ہیں اس مقصد کو مرکزی مضمون یا دعٰوی کہا جاتا ہے تو مصنفؒ ان مرکزی مضامین اور دعووں کا تذکرہ بھی کرتے ہیں مثلا: سورۃ المعارج کا دعوی لکھتے ہیں کہ اس سورت کا دعٰوی ہے "التخویف الاخروی للمنکرین بوقوع العذاب"[22]

مصنف ہر سورت کے آخر میں سورت کے امتیازات ذکر کرتے ہیں۔ مثلا سورۃ بقرۃ کے آخر میں لکھتے ہیں۔ کہ اس سورت کے امتیازات میں اول یہ کہ یہ سورت مدینہ منورہ میں ردیہودیت پر نازل ہوئی ہے۔ دوم ہجرت کے ابتدائی دور میں جن لوگوں نے منافقت کی تھی۔ ان کے اوصاف ذکر ہیں۔ سوم خلافت آدم، تعلیم الاسماء اور سجدہ ملائکہ کا ذکر، بنی اسرائیل پر اللہ کے کئے گئے انعامات کا ذکر، بنی اسرائیل کے قباحتوں کا ذکر، طلاق کے اقسام، عدت اور رضاع، طالوت اور جالوت کا واقعہ، نکاح، حیض اور ظالموں اور جاہلیت کے رسوم پر رد ذکر ہیں۔[23]

مفسر اکثر سورتوں کے ابتداء میں سورت کے مکی یا مدنی ہونے کا تذکرہ کرتے ہیں۔[24] اس تفسیر میں صرفی ونحوی مباحث کو انتہائی آسان اور عام فہم انداز میں حل کیا گیا ہے۔ مثلا فإذا نفخ في الصور نفخة واحدة[25] نفخہ مونث غیر حقیقی ہے اسی وجہ سے فعل اس کے ساتھ مذکر ذکر کیا گیا ہے۔ "واحدۃ" یہ اس وجہ سے کہا گیا کہ اس وقت نفخہ بار بار نہیں پھونکا جائے گا۔ البتہ چالیس سال بعد پھونکا جائے گا۔ (ایک روایت کے مطابق)[26] صاحب تفسیر تفسیر القرآن بالحدیث کا اہتمام کرنے کے ساتھ احادیث کی استنادی حالت بھی واضح کرتے ہے۔([27])[28]

مصنف نے کلمات مفردہ کی تشریح کی ہے، اور جہاں کوئی مشکل لفظ آیا ہے اس کی تفسیر آسان لفظ سے کی ہے۔ لغوی اعتبار سے الفاظ کی پوری تحقیق بیان کی ہے۔ مثلا "اساطیر الاولین "اصل میں اسطورۃ ہے۔ وہ قصہ جو لکھا گیا ہوں۔[29] توحید وسنت کے راستے کی ترجمانی کی ہے۔ غلط عقائد اور بدعات کی نشاندہی کی ہے تاکہ امت اس سے اجتناب کرے۔[30] اس تفسیر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں آیات احکام پر تفصیلی بحث کی گئی ہے، کئی مقامات پر ان آیات سے مستنبط ہونے والے فقہی مسائل اور احکام پر مختصر مگر جامع مباحث ذکر ہے۔ مثلا سورۃ احزاب

میں واقعہ طلاق زید بن حارث رضی اللہ عنہ کے تفسیر میں لکھتے ہے۔فلما قضی زید منها وطرا زوجناکها[31] سے معلوم ہوتا ہے۔کہ نکاح کے لیے ولی کا ہونا ضروری ہے۔کیونکہ اس آیت میں نسبت میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔[32]مفسر بعض آیات کی حکمتوں واسرار کو بھی نقل کرتے ہیں۔[33]

تفسیر احسن الکلام اگرچہ بے پناہ خصوصیات رکھتا ہیں۔تاہم اس لحاظ سے کمی محسوس ہوتی ہیں۔کہ مفسر احادیث وقدیم تفاسیر کا حوالہ دیتے وقت متن ذکر نہیں کرتے۔جس کے بارے میں تفسیر کے آخر میں مصنف لکھتے ہے۔کہ اس کی وجہ صرف اختصار تھا۔[34]

2۔تفسیر لامثال از عبداللہ فانیؒ:

تعارف اور منہج:(Introduction and Methodology)

مولانا عبداللہ المعروف فانی خیبر پختونخواہ کے مشہور شہر پشاور میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم پشاور کے مختلف مدارس میں حاصل کی۔اور فراغت مدرسہ اشاعت التوحید والسنہ پنج پیر سے حاصل کی۔آپ کے مشہور اساتذہ میں شیخ عبدالسلام رستمیؒ، شیخ امین اللہ، شیخ موالانا سمیع اللہ، مفتی حضرت محمد شامل ہیں۔آپ کے تصانیف میں انتخاب مشکوۃ پشتو، ریاض الجنت، پیغامات جبریل، رواج اور سنت اور تفسیر الامثال شامل ہیں۔آپ معراج کتب خانہ پشاور کے مدیر ہے۔[35]

تفسیر لامثال عبداللہ فانی کی تصنیف ہے۔یہ تفسیر چار جلدوں پر مشتمل ہیں، جسے معراج کتب خانہ پشاور نے(1415ھ/1995ء) میں شائع کیا ہے۔ تصحیح شیخ امین اللہ البشاوری نے کی ہے۔اس تفسیر میں عربی، فارسی اور اردو کے مشکل لغات کا استعمال کم سے کم کیا گیا ہیں۔یہ تفسیر عام فہم اور آسان ہے۔اس لئے عوام میں کافی حد تک مقبول ہیں۔خصوصا خواتین کے حلقوں میں اس کو کافی پذیرائی حاصل ہیں۔بہر حال مفسر کا اختیار کردہ منہج مندرجہ ذیل ہیں۔

مفسر سورتوں کے ابتدا میں ربط ذکر کرتے ہے۔جیسے سورۃ النساء کے ابتدا میں لکھتے ہے۔کہ اس سورۃ سے پہلے آل عمران کا اختتام حکم تقویٰ پر ہوا۔اور اس سورت کی ابتدا بھی حکم تقویٰ سے ہوتی ہے۔سورۃ آل عمران میں ارشاد ہے: واتقوا الله لعلكم تفلحون "جبکہ یہاں ارشاد ہے۔" يا أيها الناس اتقوا"[36]

کوئی بھی آیت یا سورت جن حالات یا جن اسباب کی وجہ سے نازل ہوتی ہیں۔ان کو جانے بغیر قرآن فہمی ناممکن ہوتی ہیں۔اس لئے مفسر آیتوں کے سبب وشان نزول کو بیان کرنے کا اہتمام کرتے ہے۔مثلا سورۃ المائدۃ کے آیت "يا أيها الذين آمنوا لا تحلوا شعائر الله ولا الشهر الحرام"([37]) کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ جب فتح مکہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے بغیر انتقام کے مشرکین مکہ کو چھوڑ دیا۔یہ بات بعض صحابہ کو ناگوار تھی۔وہ چاہتے تھے، کہ ان مشرکین سے انتقام لیں۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔[38]

اس تفسیر میں غلط عقائد واعمال کی تردید کی گئی ہیں۔مثلاحرمت عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير---[39] کی تفسیر میں لکھا ہے۔کہ زمانہ جاہلیت کا مشہور فعل تیروں کے ذریعے قسمت معلوم کرنا تھا۔جسے اللہ تعالیٰ نے حرام اور شرک قرار دیا ہے۔اس زمانے میں بھی ایسی لوگ موجود ہیں۔جو اس قسم کے گمراہیوں میں مبتلا ہیں۔مثلا فال دیکھنا، کاہن کے پاس جانا، علماء حق کے نزدیک یہ سب باتیں حرام ہیں۔جو بھی اس فعل کی ایک قسم ہیں۔جس میں لاٹری، کریم بورڈ، لڈو وغیرہ شامل ہیں۔[40]

مفسر مختلف آیتوں سے جدید فقہی مسائل کا استنباط کرتے ہے۔ جو فائدہ کے تحت ذکر کرتے ہے۔ مثلا "فمن اضطر في مخمصة غير متجانف لإثم"[41] کی تفسیر میں لکھتے ہے۔ کہ اللہ تعالی نے حالت اضطرار میں حرام چیزیں اتنی مقدار میں کھانے کی اجازت دی ہے۔ کہ موت سے بچا جائے۔ پھر مفسر یہاں پر ایک اہم مسئلہ کی وضاحت کرتے ہے۔ کہ آجکل لوگ بھوک ہڑتال میں اپنے آپ کو احتجاجا بھوکا رکھتے ہیں۔ تو یہ یہود کا عمل ہیں کہ حلال چیزوں کو اپنے آپ پر حرام کیا جائے، حالانکہ جان بوجھ کر اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالنا ظلم اور ناپسندیدہ عمل ہے۔[42]

اس تفسیر میں ہر آیت کے تحت آسان بامحارہ ترجمہ لکھا گیا ہیں، اور پھر اس آیت کے ہر ایک جز کی تفسیر کی گئی ہے۔ جس کے لئے آیت کے اس خاص حصے پر نمبر دے کر حاشیہ میں تفسیر کرتے ہے۔ مثلا "الحمد لله رب العالمين" کا ترجمہ لکھتے ہے۔ "تمام صفتونہ دخدائی توب خاص اللہ لرہ دی چہ پالونکے د تمام جہان دے" ترجمہ: تمام الہی صفات اللہ تعالی کے لئے خاص ہے جو تمام کائنات کا رب ہے۔ "اس کے بعد "الحمد لله" کی تفسیر کرتے ہے۔ پھر "رب العلمين "کی، اس کے بعد الرحمن کی تفسیر نہایت رحم والا لکھتے ہے۔ یعنی مفرادات کی شکل میں ہر جز کی الگ الگ تفسیر کرتے ہے۔[43]

مفسر تفسیر القرآن بالاحادیث کا اہتمام کرتے ہے۔ لیکن ذکر شدہ احادیث کا حوالہ نہیں دیتے۔[44] بعض آیتوں کی تفسیر میں وارد اسرائیلی روایات کو ذکر کرکے اس پر مکمل تحقیق کرتے ہے۔[45] دیگر تفاسیر سے استفادہ کیا ہے۔ مثلا تفسیر ابن کثیر، قرطبیؒ، مظہری، تفسیر عثمانی، معارف القرآن وغیرہ۔ تاہم تفسیر کا مکمل حوالہ نہیں دیتے۔ بلکہ صرف یہ لکھتے ہے۔ کہ مفسرین حضرات کی رائے اس بارے میں یہ ہے۔ سورۃ بقرۃ آیت 208 کے بارے میں یہی طرز اختیار کیا ہے۔[46]

ان خصوصیات کے باوجود اس تفسیر میں کچھ خامیاں بھی پائی جاتی ہے۔ مثلا سورتوں کے دعوے ذکر نہ کرنا، سورتوں کے مضامین کا بیان نہ ہونا، کلمات کی نحوی وصرفی تحقیق کا موجود نہ ہونا، اور مختصر تشریح کی وجہ سے بعض توجہ طلب باتیں رہ جانا شامل ہیں۔ تاہم خاص علاقائی پشتو لہجہ، آسان اور عام فہم ہونے کی وجہ یہ عوام کے لئے کافی مفید ہیں۔

3۔ فتح الرحمن از شیخ القرآن عبد الجبار باجوڑیؒ:

تعارف اور منہج: (Introduction and Methodology)

شیخ عبد الجبار خاکی الباجوڑی بمطابق 1365ھ/1945ء کو باجوڑ ایجنسی کے لوئی ماموند گواٹئ نامی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ناظرہ قرآن اور ابتدائی کتب اپنے والد محترم سے پڑھی۔ آپ نے علم تفسیر 1385ھ/1965ء مولانا میاں حیاء الدین جامعہ پشاور سے حاصل کی۔ 1390ھ/1970ء میں علم سے فراغت کے بعد اپنے گاؤں واپسی پر دورہ تفسیر کا آغاز کیا، آپ کے اساتذہ میں مولانا محمد مظفر شاہ

ہزاروی، مولاناعبدالواسع پشاوری، مولانافضل احد شامل ہیں۔آپ کی مشہور تصانیف میں الہام الرحمن فی حل مشکلات القرآن، انعام الرحمن فی تفسیر اصول القران، غایۃ الاصلاح المنکرات ا لنکاح، جہاد فی سبیل اللہ اور تفسیر فتح الرحمن شامل ہیں۔[47]

شیخ عبدالجبار باجوڑی کی یہ تفسیر دو جلدوں پر مشتمل ہیں۔ جسے مکتبہ الھدی پرنٹر قصہ خوانی، پشاور نے(1424ھ/2004ء)میں شائع کیا ہے۔ مفسر نے فارسی تفسیر "فتح الرحمن" سے کافی استفادہ کیا ہے جس کی وجہ سے اس تفسیر کانام "فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن وتفسیر الفرقان" رکھا۔اس تفسیر میں مصنف کااختیار کردہ منہج کچھ یوں ہیں۔

مقدمہ کے بعد قرآن مجید کے مختصر فضائل بیان کئے ہیں۔[48]اس کے بعد اصول اور آداب قرآن مجید ذکر کئے ہیں۔قرآن مجید کی حکمتیں اور اسماء بیان کئے ہیں۔[49]مفسر مقدمہ میں لکھتے ہے کہ تفسیر القرآن بالقرآن اور تفسیر القرآن بالحدیث کواختیار کرناپسندیدہ ہے۔ان دونوں کے بعد تفسیر باقوال الصحابہ کو ترجیح دینی چاہیے۔ تفسیر بالرائے کو مذموم خیال کرتے ہے۔[50]قرآن مجید کے آٹھ اصول بیان کئے ہیں۔لکھتے ہیں کہ قرآن کے چار بنیادی اصول ہیں۔ توحید، رسالت، صداقۃ کتاب اللہ اور ایمان بالاخرت۔ باقی چار اصول اس کے ساتھ مربوط ہیں۔یعنی جہاد فی سبیل اللہ، انفاق فی سبیل اللہ، تنظیم، ادب برائے تنظیم اور تنظیم کے لئے انفاق۔[51]

سورتوں اور آیتوں کی مناسبت، سورتوں کے اسماء، روابط، مضامین، سورتوں کا وجہ تسمیہ اور خلاصے بیان کرتے ہے۔مثلا لکھتے ہے کہ سورۃ جاثیہ کا خلاصہ چھ باتوں پر مشتمل ہیں۔ترغیب قرآن، عقلی دلائل، منکرین قرآن کو تخویف، دلیل نقلی اوران کے شبہات کے جوابات۔[52]اس کے علاوہ ناسخ منسوخ، تفسیر اور تاویل کی وضاحت، اسباب نزول، محکمات و متشابہات، ترتیب نزولی و مصحفی، مکی اور مدنی سورتوں پر بحث کی ہے۔[53]

متقدمین تفاسیر سے اخذ کرتے وقت مکمل حوالہ دیتے ہیں۔مثلا سورۃ بقرۃ آیت 71 کی تفسیر میں لکھتے ہے: الآن جئت بالحق "کہ اب تم نے حق بات کہی۔ تفسیر جلالین جلد 1، صفحہ نمبر 11 پر لکھتے ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس سے پہلے حق بات نہیں کی تھی۔[54]مختلف فرق کاتذکرکیاہے۔ مثلا مشرکین، منافقین اور نصاریٰ کے عقائد پر عقلی اور نقلی دلائل بیان کئے ہیں۔اسرائیلی روایات کے بارے میں تحقیقی انداز اپنایاہے۔[55]عبارات کوعام فہم انداز میں بیان کیاہیں۔جدید مسائل کے ابحاث کوآسان پیرائے میں بیان کیاہیں۔ مشکل الفاظ کی تفسیر بہترین انداز میں کی ہے۔[56]آسان لفظی ترجمہ اور یوسفزئی لہجہ اس تفسیر کی خصوصیات میں سے ہے۔[57]

مصنف نے اس تفسیر کی تالیف میں تفسیر ابن جریر، ابن کثیر، کشاف، روح المعانی، تفسیر جلالین، درمنثور اور دیگر کئی تفاسیر سے استفادہ کیا ہے۔جن تفاسیر سے اخذ کیاہے ان کامکمل حوالہ دیاہے۔مثلا إذ قال الله يا عيسى إني متوفيك ورافعك إلي ومطهرك"[58]کی تفسیر میں

ابن جریرؒ، تفسیر قرطبیؒ، تفسیر در منثور کے اقوال نقل کرتے ہیں۔[59] علاوہ ازیں کتب احادیث میں سے صحاح ستہ، موطاامام مالک، فتح الباری، فیض الباری اور لسان المیزان میں سے نقل کیا ہے۔[60] اسی طرح فقہی مباحث میں شرح فقہ اکبر، شرح العقائد، الملل والنحل، المبسوط، فتاویٰ ابن تیمیہ وغیرہ سے اخذ کیاہیں۔ تفسیر فتح الرحمن پر مولانا غلام حبیب تنقیدی جائزہ پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ مولانا عبدالجبار نے اچھا اسلوب اپناتے ہوئے قرآن کی جامع اور عام فہم تفسیر کی ہے۔[61]

تفسیر فتح الرحمن ایک جامع تفسیر ہیں۔ مندرجہ بالا ذکر شدہ خصوصیات کے علاوہ اور کئی خصوصیات کا حامل ہیں۔تاہم حاشیہ میں کئی جگھوں پر اختصار سے کام لے کر وضاحت کے لیے صرف اشارات دیئے ہیں۔ کہ فلاں تفسیر یا کتب حدیث کو دیکھا جائے۔ جس کی وجہ سے قاری کو مشکلات کا سامنا ہوتاہیں۔

4۔ حکمت القرآن از شیخ امین اللہ البشاوریؒ:

تعارف اور منہج: (Introduction and Methodology)

آپ کا پورا نام ابو محمد امین اللہ بن الحافظ محمد گل البشاوری ہے۔ آپ کی پیدائش 1383ھ/1962ء کو بروز جمعہ ہوئی۔ابتدائی تعلیم اپنے والد اور کچھ کتابیں مولوی سید اکبر تہکالی سے پڑھی۔ دورہ تفسیر کے لیے پنج پیر گئے۔1400ھ/1979ء میں پنج پیر سے رستم جاکر شیخ عبدالسلام رستمی کے ساتھ آٹھ سال تک علم حاصل کرتے رہے۔آپ کے اساتذہ میں شیخ سید ہاشم، شیخ معلی کوہستانی، شیخ عبدالباقی اور شیخ احسان اللہ شامل ہیں۔آپ کی مشہور تصانیف میں تفسیر القرآن العظیم، فتاویٰ الدین الخالص، الفوائد فی تزکیہ النفوس وعلم القلوب اور تفسیر حکمت القرآن شامل ہیں۔[62]

حکمت القرآن پشتو زبان میں 13 جلد پر مشتمل تفسیر ہیں۔ جسے مکتبہ محمدیہ گنج پشاور نے (1430ھ/2009ء) میں شائع کیا ہے۔ تفسیر کے آغاز میں مفسر صاحب نے ایک تفصیلی مقدمہ لکھ کر اپنی تفسیری منہج اور خصوصیات ذکر کئے ہیں۔ جو درجہ ذیل ہیں۔

کتاب ہذا میں مکمل قرآن کی تفسیر بڑی مفصل اور اہم نکات کے ساتھ کی گئی ہیں۔ ہر لفظ اور ہر آیت کی تشریح میں کثیر تعداد میں مفسرین کے اقوال اور تفسیر کے نمونے تحریر کیے ہیں۔ بے جاتاویلات سے احتراز کیاہیں۔ قرآن کے ظاہری الفاظ اور کلمات پر اکتفا کیاہیں۔ مقدمہ کے بعد آداب قرآن تفصیل سے بیان کئے ہیں۔[63] سورت کے ابتداء میں موضوع سورت نقل کرتے ہے۔ مثلاً لکھتے ہے کہ سورۃ آل عمران دو موضوعات پر مشتمل ہیں۔اول معرفة الله عزوجل بالتوحید اور دوسری بات تربية الامة المسلمة بالقوانين الشرعية[64] مفسر مختلف سورتوں اور آیتوں کے درمیان ربط و مناسبات بیان کرتے ہیں۔[65]

مفسر ہر سورت کے ابتداء میں فضائل سورۃ کے عنوان سورت کے فضائل احادیث نبوی کی روشنی میں نقل کرتے ہیں۔ مثلا سورۃ فاتحہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کہ سورۃ فاتحہ سبع مثانی ہے۔اور قرآن عظیم ہیں جو مجھے دیا گیا ہے۔[66] سورتوں کے ابتداء میں اکثر سورتوں کے شان نزول پر بحث کرتے ہے۔[67] مصنفؒ نے اکثر مقامات میں تفسیر القرآن بالقرآن کو ترجیح دیتے ہے۔ مثلا سورۃ انعام کی آیت فقد كذبوا بالحق لما جاءهم فسوف يأتيهم أنباء ما كانوا به يستهزئون[68] کی تفسیر میں لکھتے ہے۔ کہ جب قیامت برپا ہو جائی گی۔ تو اللہ تعالیٰ ان کفار کو فرمائے گا۔ هذه النار التي كنتم بها تكذبون[69] ترجمہ: کہ یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔[70]

اسی طرح مفسر تفسیر القرآن بالاحادیث کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ جو کہ قرآن فہمی کا دوسرا ماٰخذ اور اہم ذریعہ ہے۔ مثلا آیت قصاص کے بارے میں نقل کرتے ہے۔ کہ قصاص میں صرف قاتل کو قتل کیا جائے گا۔ چاہیے وہ مرد ہوں یا عورت۔ کیونکہ اس بارے میں حدیث ہے۔ المسلمون تتكافأ دماؤهم[71] جب کسی آیت کی وضاحت قرآن اور حدیث سے نہ ہوں تو مفسر مختلف سورتوں، آیتوں اور کلمات کی تشریح اور توضیح سلف کے اقوال سے ذریعے کرتے ہے۔ مثلا سورۃ بقرۃ کی اس آیت" وإذ جعلنا البيت مثابة للناس وأمنا واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى"[72] کی تشریح میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں۔ مثابۃ کا معنی ہے۔ جمع ہونے کی جگہ۔ مجاہدؒ اور عباس رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق مثابۃ سے مراد ثواب کی جگہ ہیں[73]

مصنف احادیث ذکر کرتے وقت حدیث کی صحت کا ذکر بھی کرتے ہے۔ جیسے فمن اعتدى بعد ذلك فله عذاب أليم([74]) کی تفسیر میں ابوداود سے نقل روایت "کہ جو لوگ دیت کے بعد قتل کرتے ہیں میں اس کو معاف نہیں کرتا" تو یہ روایت ضعیف ہے۔ اس حدیث کے سند میں ایک راوی مجہول ہے۔[75] مفسر ناسخ اور منسوخ آیتوں کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ جیسے كتب عليكم إذا حضر أحدكم الموت إن ترك خيرا الوصية للوالدين والأقربين بالمعروف حقا على المتقين[76] کی تفسیر میں لکھتے ہے۔ کہ امام احمدؒ محمد بن سیرینؒ سے نقل کرتے ہے۔ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سورۃ البقرۃ تلاوت کی۔ پھر جب اس آیت پر پہنچے تو فرمایا کہ یہ آیت منسوخ ہے۔[77] مفسر فقہی مسائل کی آسان فہم تشریح و توضیح کرتے ہیں۔[78]

مصنف نے فرق باطلہ اور بدعات پر تفصیلی بحث کی ہے۔ مثلا جہمیہ کا اللہ تعالیٰ کا اسماء اور صفات سے انکار کرنا، اسی طرح قبروں کا طواف کرنا، جھنڈے اور غلاف ڈالنا، قضائی عمری کرنا، جمعہ کے رات صدقات کے لئے خاص کرنا۔ یہ سب بدعات ہیں۔ جو گمراہی کا سبب ہے۔[79] صاحب تفسیر قدیم تفاسیر اور مشہور اسرائیلی روایات کا تحقیقی جائزہ بھی لیتے ہے۔ مثلا ہاروت ماروت کا مشہور قصہ ذکر کرکے حافظ

ابن کثیرؒ کا قول نقل کرتے ہے۔کہ ہاروت ماروت کے بارے میں جو قصے بنی اسرائیل نے مشہور کئے ہیں ان کے بارے میں کوئی صحیح، مرفوع، متصل سند والا حدیث موجود نہیں۔[80] علاوہ ازیں مفسر نحوی وصرفی ترکیب کا بھی اہتمام کرتے ہے۔[81]

مذکورہ صفات اور خوبیوں کے علاوہ یہ تفسیر اور کئی خصوصیات رکھتا ہیں۔اور مفسر دوران تفسیر اس کا التزام کرتا ہے۔مثلاً سورت کے امتیازات، خلاصہ سورت، سورتوں کے دیگر اسماء کا تذکرہ، فقہ التفسیر یعنی راجح قول کو ذکر کرنا، تفسیر القرآن بتحقیق اللغات، اشعار حکمت ذکر کرنا، سابقہ کتب سے اخذ، بعض آیتوں کی توضیح بذریعہ سیرت وامثال وغیرہ شامل ہیں۔تاہم تفسیر میں جدید فقہی مسائل کے تسلی بخش جوابات موجود نہیں۔اس کے علاوہ احادیث کو ذکر کرتے ہوئے عبارت نقل نہ کرنا بھی اس تفسیر کی ایک خامی ہے۔بحر حال حکمت القرآن مجموعی لحاظ سے ایک جامع اور عام فہم تفسیر ہیں۔جو کہ عوام وخواص دونوں کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہیں۔

5۔القول السدید فی تفسیر القرآن المجید از ابو عبد الصمد عبد الرؤف بشیریؒ:

تعارف اور منہج:(Introduction and Methodology)

تفسیر القول السدید شیخ القران ابو عبد الصمد عبد الرؤف کی تصنیف ہے۔قدیمی کتب خانہ عثمان پلازہ اکوڑہ خٹک نے(1439ھ/2018ء)میں شائع کیا ہے۔یہ تفسیر دو جلدوں پر مشتمل ہیں۔مفسر کا اختیار کردہ منہج مندرجہ ذیل نکات میں بیان کیا جاتا ہیں۔

تفسیر کی ابتداء مصنف مقدمہ سے کرتے ہے۔مقدمہ میں تفسیر کی لغوی واصطلاحی ترکیب، تفسیر کے اصطلاحات کی وضاحت، مقصد تفسیر، آداب قرآن مجید، قرآن کریم کے دوسرے نام اور فضائل قرآن پر مدلل بحث کیا ہیں۔[82]

تمام سورتوں کے درمیان ربط اور مناسبات اور کئی مقامات پر آیات کے درمیان ربط کو بھی زیر بحث لاتے ہے۔جیسے سورۃ بقرۃ کے بارے میں لکھتے ہے۔کہ پہلے سورت میں توحید کا اجمالی ذکر تھا اس میں توحید کا تفصیلی ذکر ہیں۔پہلے سورت میں صراط المستقیم کا ذکر تھا۔یہاں پر ذالک الکتاب کے ذریعے اس کی طرف راہنمائی کی گئی ہیں۔[83] مفسر ہر سورت کا خلاصہ ذکر کرتے ہے۔مثلاً سورۃ فاتحہ کے خلاصہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہے۔کہ اس سورت میں تین بنیادی مضامین بیان ہوئے ہیں۔اول توحید جو عقلی دلائل پر منحصر ہیں۔دوم امت کو دعا کی تعلیم، سوم تین گروہوں کا اجمالی تذکرہ[84]

مفسر سورت کے مشہور نام کے علاوہ دیگر نام بھی ذکر کرتے ہیں۔مثلاً سورۃ آل عمران کے دیگر نام "سورۃ االطیبہ، سورۃ الایمان، سورۃ الکنز، سورۃ المعینہ، سورۃ المجادلہ، سورۃ استغفار، سورۃ الزھریٰ وغیرہ ہیں۔[85] صاحب تفسیر ہر سورت کے فضائل ذکر کرتے ہیں۔مثلاً سورۃ بقرۃ کے بارے میں حدیث نقل کرتے ہے۔ أبو أمامة الباهلي، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول اقرءوا

القرآن فإنه يأتي يوم القيامة شفيعا لأصحابه، اقرءوا الزهراوين البقرة[86]ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن پڑھو یہ قیامت کے دن سفارشی بن کر آئے گا، خصوصا سورۃ بقرۃ کو پڑھو۔

قرآن کریم کی سورتوں کی ترتیب دو طرح کی ہے ایک ترتیب مصحفی اور دوسرا ترتیب نزولی، تو مفسر ہر سورت کے ترتیب مصحفی و نزولی کو ذکر کرتے ہے۔ مثلا سورۃ نساء کے بارے میں لکھتے ہے کہ یہ سورت مدنی ہے۔ قرآنی ترتیب میں چار نمبر پر اور ترتیب نزولی میں یہ سورت 92 نمبر پر ہے۔ یہ سورۃ ممتحنہ کے بعد اور سورۃ زلزال سے پہلے نازل ہوئی ہیں۔[87]مفسر ہر سورت کا شان نزول مختصر ذکر کرتے ہیں مثلا سورۃ بقرۃ کے بارے میں لکھتے ہے۔ کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ یہ سورت جمرۃ کبریٰ کے قریب ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہیں۔[88]مفسر القول السدید پورے تفسیر میں تفسیر القرآن بالقرآن کا اہتمام کرتے ہے۔ جیسے " إياك نعبد" کی تفسیر میں سورۃ طور کے اس آیت کو بطور دلیل پیش کرتے ہے۔"وما خلقت الجن والإنس إلا ليعبدون[89]

فہم قرآن کا دوسرا اہم ذریعہ اور منبع حدیث رسول ﷺ ہے۔ اس لئے مفسر تفسیر القرآن بالاحادیث کا التزام کرتے ہے۔ جیسے " وكيف تأخذونه وقد أفضى بعضكم إلى بعض وأخذن منكم ميثاقا غليظا"[90] کی تفسیر میں نقل کرتے ہے۔ کہ اس آیت میں بدل کے نکاح کو موضوع بنایا گیا ہے۔ جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدل کے نکاح سے منع کیا ہیں۔[91] نکاح بدل سے مراد یہ ہے کہ کوئی اس شرط پر کسی کو اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کرے۔ کہ وہ شخص کے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کریں گا۔[92]

مفسر حدیث نقل کر کے مکمل حوالہ دیتے ہے۔ جس سے قاری کو باسانی بنیادی مصادر تک رسائی حاصل ہوتی ہیں۔ مثلا " قل اللهم مالك الملك تؤتي الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء" کی تفسیر میں لکھتے ہے۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا، کہ قیامت کے دن اللہ تعالی فرمائے گا۔ دنیا کے بادشاہ کہاں گئے؟ میں ہی مالک اور بادشاہ ہوں۔" تو یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں یہ حدیث صحیح بخاری میں جلد 2، صفحہ نمبر 950 پر ذکر ہیں۔[93]

مسائل کا استنباط اس تفسیر کی ایک خوبی ہے۔ مثلا مسئلہ آمین کے بارے میں لکھتے ہے۔ کہ کلمہ آمین سورۃ فاتحہ کا حصہ نہیں۔ لیکن مطلق لفظ آمین قرآن میں کئی جگہ آیا ہیں۔ تو اس کا سورۃ فاتحہ کے ساتھ پڑھنا زیادت قرآن ہوگا۔ جو سبب لعنت ہے۔[94] مندرجہ بالا خصوصیات کے علاوہ یہ تفسیر اور بھی کئی خصوصیات رکھتا ہیں۔ جیسے قرآن وحدیث سے جدید مسائل کا بیان، مشکل الفاظ کی وضاحت، آیتوں اور احادیث کی تطبیق، ہر سورت کے مطابق بسم اللہ کی تفسیر، قرآن کے حکمتوں کا بیان، سابقہ تفاسیر سے اخذ، ترتیب مصحفی و توفیقی ذکر کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

6۔ تفسیر سورۃ فاتحہ واصول تفسیر از مفتی محمد ایاز درانیؒ:

تفسیر سورۃ فاتحہ کاتعارف اور منہج:(Introduction and Methodology)

مفتی محمد ایاز درانی بن حیات خان 15 جنوری 1976ء کو پشاور میں پیدا ہوئے۔ قرآن پاک سے والہانہ عقیدت کی وجہ سے آپ نے ابتدائی عمر سے قرآن کی تعلیم حاصل کرنا شروع کی، اور پشاور کے مختلف مدارس میں حصول علم کی تکمیل کی۔ بعدازاشیخ محمد ازہری کے زیر سایہ دار القراء نمک منڈی پشاور میں دورہ حدیث کی سند حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا محمد طیب پنج پیری، شیخ سمیع الحق شہدؒ اور شیخ عبدالسلام رستمی شامل ہیں۔ سال 2005ء میں ایک دینی مدرسے جامعہ تبلیغ القرآن کی بنیاد رکھی۔[95]

یہ تفسیر قرآن مجید کی جزوی تفسیر ہے۔ جسے العلم پبلیکشنز قصہ خوانی پشاور نے 2013ء میں شائع کیا ہے۔ تفسیر کے پہلے حصے میں اصول تفسیر بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں مصنف کے اختیار کردہ منہج واسلوب اور خصوصیات کو مندرجہ ذیل نکات میں بیان کیا جاتا ہیں۔

مفسر سب سے پہلے سورۃ فاتحہ کی فضیلت واہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہے۔ اس سورت کے باقی سورتوں پر بہت سے فضائل ہیں۔ جن صفات کی وجہ سے یہ سورت ممتاز ہیں۔ اول قرآن کی ابتداء اس سورت سے ہوتی ہے۔ دوم نماز کی ابتداء اس سورت سے ہوتی ہے۔ سوم سورۃ فاتحہ وہ سورت ہے۔ جو مکمل نازل ہوئی ہے۔ چہارم سورۃ فاتحہ متن ہے۔ اور باقی سورتیں اس کی تشریح ہیں۔[96] صاحب تفسیر سورۃ فاتحہ کے دوسرے نام بھی ذکر کرتے ہے۔ مثلاً" اساس القرآن،ام الکتاب "لکھتے ہے۔ کہ سورۃ فاتحہ کو فاتحہ اس وجہ سے کہتے ہے۔ کہ اس کے ذریعے علوم کے دروازے کھولتے ہیں۔[97]

مفسر اس تفسیر میں سورتوں کے دونوں ترتیب کو ذکر کرتے ہے۔ مثلاً سورۃ فاتحہ کے متعلق لکھتے ہے۔ کہ یہ ترتیب مصحفی میں پہلے نمبر ہر اور ترتیب نزولی میں پانچویں نمبر پر ہیں۔ پس یہ سورۃ مدثر سے بعد میں نازل ہوئی ہے۔[98] مفسر سورۃ فاتحہ کے ربط کے بارے میں لکھتے ہے۔ کہ چونکہ اس سے پہلے مصحفی ترتیب میں کوئی سورت نہیں۔ اس لئے ربط ماقبل السورۃ اس میں موجود نہیں۔ اگرچہ ترتیب نزولی میں اس سے پہلے سورتیں موجود نہیں لیکن وہ یہاں مقصود نہیں۔ البتہ اس سورت کا ماقبل سے ربط کی بجائے تقدیم ذکر کرنا ضروری ہے۔ کہ کیوں یہ سورت سب سے پہلے ذکر کی گئی۔ تو وجہ تقدیم اس سورت کی یہ ہے۔ کہ یہ اساس القرآن اور ام القرآن ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا۔[99] دعویٰ سورت سے مراد اس سورت کے بنیادی مضامین واحکام ہوتے ہیں۔ اس سورت کے بارے میں لکھتے ہے۔ کہ سورۃ فاتحہ کا دعویٰ اللہ تعالیٰ کی توحید اور وحدانیت ہیں۔[100]

سورۃ فاتحہ کے حکمتیں اور لطائف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہے، کہ حروف تہجی کی تعداد اٹھائیس ہیں، اور اس سورت میں ثاء، جیم، خاء، زاء، ش، ظاء اور فاء کے علاوہ باقی سب حروف ذکر ہیں۔ علماء اس بارے میں لکھتے ہیں۔ کہ اس میں اشارہ ہیں اس بات کی طرف کہ انسان اگر اس سورت پر عمل کریں۔ تو سات چیزوں سے بچ جائے گا۔ ثاء میں اشارہ ہے۔ ثبور یعنی ہلاکت، جیم میں اشارہ ہے۔ جحیم کی طرف

یعنی جہنم،خاء میں اشارہ ہے۔ خزیٰ یعنی رسوائی کی طرف،زاء میں اشارہ ہے۔زفیر یعنی جہنم کے آوزیں،ش میں اشارہ لظیٰ کی طرف ہے۔یعنی آگ کے بلند شعلے اور فاء میں اشارہ ہے۔فراق یعنی جدائی کی طرف۔[101]

آپ تفسیر القرآن باالقرآن کا اہتمام کرتے ہے۔ جیسے ایاک نعبد کے تحت لکھتے ہے۔کہ اللہ قرآن میں دوسری جگہ فرماتے ہے۔ارکعو واسجدو واعبدو ربکم "کہ رکوع اور سجدوں کے ذریعے اپنے رب کی عبادت کرو۔[102]مفسر تفسیر القرآن بالحدیث وآثار الصحابہ کا التزام کرتے ہے۔ جیسے الحمد للہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حدیث رسول نقل کرتے ہے۔عن أبي مالك الأشعري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «الطهور شطر الإيمان والحمد لله تملأ الميزان[103]،[104]مفسر ایک حق پرست عالم ہے۔معاشرہ میں موجود بدعات کی جگہ جگہ تردید کرتے ہے۔[105]

یہ تفسیر ایک علمی و تحقیقی تفسیری کاوش ہے، جو بے پناہ خصوصیات رکھتا ہے۔لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اس طرز پر مصنف پورے قرآن کی مکمل تفسیر لکھیں تاکہ عوام وخواص مزید استفادہ کر سکیں۔

خلاصہ بحث:(Summary)

دیگر اقوام کی طرح پشتون قوم نے علوم اسلامیہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دی ہیں۔ خصوصا تفاسیر میں پشتون علماء نے قابل قدر کام کیاہیں۔اس تحقیقی مضمون میں بطور نمونہ چھ منتخب پشتو تفاسیر (احسن الکلام، تفسیر لامثال، حکمت القرآن، فتح الرحمن،القول السدید، تفسیر سورۃ فاتحہ) کا تجزیاتی جائزہ لیا گیا۔ان تفاسیر کا مختلف جہتوں سے جائزہ لے کر ان کے خصوصیات اور مناہج کو سامنے لانے کی کوشش کی گئی،تاکہ پشتو دان طبقہ ان تفاسیر سے مستفید ہو سکیں۔اس موضوع پر مزید تحقیقی کام ہو سکتا ہے،اور مستقبل کے محققین کے لئے کافی گنجائش موجود ہے۔

Reference

[1] Surah Al-Imran:162
[2] Imam Muslim, Abu ul Hassan ail bin Hujjaj al Nishapuri,al Jami u Shih,Dar ahya ul kutub al Arabia,Qahira,1954,pg:559
[3] Muhammad Shafi ,Al Munjad,Dar al Ishaat Karachi,1947,pg:747
[4] Raghib, Al Asfahani,Muqqdma Altafser,Qademi kutub khana,Karachi,pg:37
[5] Al Zurqani,Muhammad Abdul Azeem,Manahil ul Irfan,Dar ahya u tuars, Beirut, 1957,Jild:2,pg,3
[6] Al Zarkashi,imam Badrudin,Al burhan Fi Ulom UL Quran, ,Dar Ahya UL kutub al Arabia, Qahira,1957,Jild:1,pg:13

[7] Ibni Khaldoon,Abu yazed Abdurhman bin Muhammad,Al muqqdama, Dar ahya u tuars,1993,Jild:2,pg:120
[8] Al Zurqani,Muhammad Abdul Azeem,Manahil UL Irfan,pg:49
[9] IBID,pg:49
[10] Jamil Naqvi, Quran ky Urdu Tarajum Qurani,Dar ulom Deoband,Majlis Maarif ul Quran,1998,pg:18-1910)
[11] Abdul Haq,Molvi,Quran Number Saiyara Digest,Idara Mutaalia wa Tahqiq Lahor,1970,pg:617
[12] Urdu Daira Maarif e Islamiya,Danish Gaah Punjab Lahor,pg:229-237
[13] Burq ,Saad ullah jan,Pukhtanu Asal Nasal,University book agency Peshawar, pukhtunkhwa, 2010, pg:45
[14] Saafi,Muhammad Aman,Aladab ul Afghani Al Islami,Manshuraat Jamia Imam ur alriyaz,Saudi Arab,1996,pg:50
[15] Nawsheravi,Abdurauof,Pashto Adab ka ak Taaruf,Pashtu,University Town Peshawar,1985,pg:2915)
[16] Hiwad Mal,Zalmy,Da Pakhtu Atta Sawa Kala,Danish Nashrati Musasa, Peshawar, 2000,pg:442-460
[17] Muhammad Ilyas,Mian,Shikhul Quran ki Hayat wa Khidmat,Ishaat Academy,Qissa Khwani Bazar Peshawar,2012,pg:291
[18] Rustami,Abdulsalam,Ahsan ul Kalam,Maktaba Darutafseer Jamia Arbia Peshawar, 1995, pg:6-10
[19] IBID,Jild:1,pg:37-38
[20] IBID,Jild:1,pg:37
[21] IBID,Jild:5,pg:301
[22] IBID,Jild:9,pg:64
[23] IBID,Jild:1,pg:41
[24] IBID,Jild:5,pg:261
[25] Surah Al-haaqa:13
[26] Ahsan ul Kalam,Jild:9,pg:52
[27]Imam Bukhari,Abu Abdullah,Muhammad bin Ismail,Sahih ul Bukhari,Dar alnjah Beirut,2001,Jild:4,pg:122
[28] Ahsan ul Kalam,Jild:9,pg:45828
[29] IBID,Jild:9,pg:29
[30] IBID,Jild:2,pg:522

[31] Surah AL-Ahzab:37
[32] Ahsan ul Kalam,Jild:7,pg:107
[33] IBID,Jild:9,pg:45
[34] IBID,Jild:9,pg:482
[35] Muhammad Qasim,Tazkira Ulema Khyber pukhtonkhwa,Dar ul Quran wal sunnah, Swabi,2015,pg:273
[36] Fani,Abdullah,Tafseer La Misal,Miraj Kutub Khana Qissa Khwani Bazar Peshawar, 1995,Jild:1,pg:283
[37] Surah AL-Maida:2
[38] Tafseer La Misal,Jild:1,pg:395
[39] Surah AL-Maida:3
[40] Tafseer La Misal,Jild:1,pg:398
[41] Surah AL-Maida:3
[42] Tafseer La Misal,Jild:1,pg:399
[43] IBID,Jild:1,pg:2
[44] IBID,Jild:1,pg:5
[45] IBID,Jild:1,pg:55
[46] IBID,Jild:1,pg:117
[47] Mulana,Abdul jabbar,AL tazkira alawqat wal asma ul asatiza,Maktaba Jamia Talim ul Quran Tawhed Abad Trakhu Bajawarr,2008,pg:20
[48] Bajawrri,Shikh Abdul Jabbar,Tafser Fathurhamn,Maktab AL Huda Printer Qissa Khwani,Peshawar,2004,Jild:1,pg:21
[49] IBID,Jild:1,pg:22-34
[50] IBID,Jild:1,pg:2
[51] IBID,Jild:1,pg:5
[52] IBID,Jild:1,pg:858
[53] IBID,Jild:1,pg:36-49
[54] IBID,Jild:1,pg:16
[55] IBID,Jild:1,pg:64
[56] IBID,Jild:1,pg:25
[57] IBID,pg:210
[58] Surah Al-Imarn:55
[59] Fath urhman,Jild:1,pg:89
[60] IBID,Jild:1,pg:69

[61] IBID,Jild:1,pg:4
[62] Mukhtar,Habibullha,Mulana,Chmanistan Ishaatutwheed wa sunnah,Ishaat Academy,Qissa khwani Peshawar, 2007,pg:283
[63] Al Peshawauri,Amin ul Allah,Hikmat ul Quran,Maktaba Muhammadiya Ganj Peshawar, Khyber pukhunkhawa,2009,Jild:1,pg:14
[64] IBID,Jild:3,pg:9
[65] IBID,Jild:3,pg:4
[66] IBID,Jild:1,pg:23
[67] IBID,Jild:3,pg:6
[68] Surah Al-Inam:5
[69] Surah AL-Toor:14
[70] Hikmat ul Quran,Jild:2,pg:363
[71] Al Sajistani,Abu Dawod,Suliman bin ul Ashas,Sunan abi Dawod,Al Maktab Al Asriya,Beirut,Jild:3,pg:80
[72] Surah AL-Baqra:125
[73] Hikmat ul Quran,Jild:2,pg:92
[74] Surah AL-Baqra:178
[75] Hikmat ul Quran,Jild:1,pg:261
[76] Surah AL-Baqra:180
[77] Hikmat ul Quran,Jild:2.pg:263
[78] IBID,Jild:2,pg:434
[79] IBID,Jild:2,pg:57
[80] IBID,Jild:1,pg:674
[81] IBID,Jild:2,pg:159
[82] Basheri,Ab AbduSamad Abdurauof,Al Qawlu Saded fi Tafser ul Quran ul Majeed,AL Huda Printers Jangi, Peshawar,2016,Jild:1,pg:2-3
[83] IBID,Jild:1,pg:21
[84] IBID,Jild:9,pg:9
[85] IBID,Jild:1,pg:186
[86] Shih Muslim,Jild:1,pg:270
[87] Al Qaw lu Saded,Jild:1,pg:266
[88] Al-Tamimi,Muhammad Bin Habban Bin Ahmad,Al Ihsan fi Taqrib Shih Ibni Habban,Musasa al Risala,Beirut,1988,Jild:1,pg:1055
[89] Surah Al-Zariyat:56

[90] Surah Al-Nisa:21
[91] Shih Bukhari,Jild:2,pg:766
[92] Al Qawlu Saded,Jild:1,pg:128
[93] IBID,Jild:1,pg:198
[94] Muhammad Bin Habban,Shih Ibni Habban,Jild:1,pg:1534
[95] Chmanistan Ishaatutwheed wa sunnah,pg:167
[96] Muhammad Ayaz,Mufti,Tafseer Surah Fatiha,Al Ilem publications Peshawar,2103,pg:38
[97] IBID,pg:72
[98] IBID,pg:78
[99] IBID
[100] IBID,pg:79
[101] IBID,pg:81
[102] IBID,pg:146
[103] Shih Muslim,Jild:1,pg:203
[104] Tafseer Surah Fatiha,pg:84
[105] IBID,pg:48